

مولوی عبد الشکور کا کروکے کا مجالِ محرم یہ نہیں آنا اور شیرا فیشہ الہ سُنّۃ کو مناظرہ کا پتچ دینا اور شیرا فیشہ الہ سُنّۃ کے سامنے آنے پر اہ فرار کے حیلے اختیار کرنا اور شیرا فیشہ الہ سُنّۃ کا نام رُفْع کر لرزہ بر انداز ہو جانا،
یعنی مذاقہ درج ہے

مُسْمَىٰ بِاسْمِ تَازِجَةٍ

مسنون وہابیہ کا جدید احوال فساد

۱۳—۵—۲۲

یَعْلَمُ

منظراً زَبَرْجَدی

(اول)

ترتیب جدید

نبیہ حضور مظہر علی الحضرت مولانا الہاتھ اٹھا ابوالصوان محمد فراز ران رضاخال صاحب قلمہ منی آستانہ الحشرت یعنی شیخ گلپال بھیت شریف

نام کتاب	مناظرہ مبسوئی (اول)
نام تاریخی	”مبلغ وہابیہ کا جدید احوال فساد“ (۱۳۵۵)
نام مناظرہ اہلسنت	چھوٹو مظہر اہلسنتی حضرت شیربیشہ اہلسنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نام مناظرہ وہابیہ	مولوی عبدالشکور کا کروی
ترتیب جدید	نبیہ و حضور مظہر علی حضرت مولینا ابوالصوراں محمد فرزان رضا غالشی
مقام	بمبئی
تصحیح	حضرت مولیٰ نافیٰ الحاج محمد فاران رضا غالص حب اقبلہ تی
	حضرت مولیٰ نافیٰ الحاج محمد ناقب الحشمت صاحب قبیلہ تی
نظر ثانی	حضرت مولیٰ نافیٰ الحاج محمد مہراں رضا غالص حب اقبلہ تی
	محمد نجم الرضا حشمتی
ترتیب و ترتیب	طائع و ناشر
	مکتبہ حشمتیہ

۔۔۔ پنونٹ ۔۔۔

مناظرے کی ترتیب و تدوین میں حتیٰ الوضع صحیح کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غافی نظر آئے تو مرتب کی صحیحی جائے۔
حضرت قبلہ قدس سرہ کی ذات با برکت اس سے بری ہے۔

ولاتفسد وافي الارض بعد اصالحها ذلکم خير لكم ان کنتم مؤمنين

بسم الله الرحمن الرحيم

حاماً و مصلياً

مبلغ وہابیہ کا جدیدحوال فساد

برادران اسلام!

قبل ازیں ایک سال گذرتا ہے کہ مولوی عبدالشکور صاحب لکھنؤی مدیر "المجم" کے حالات و معاملات و اشتہار بازیوں سے آپ حضرات بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اہل حق کی جانب سے آخر مسکت اشتہار کے بعد وہ لا جواب رہے۔ باوجودیکہ اس میں چیلنج مناظرہ بھی تھا اس کے بعد ایک سال تک جب مدیر صاحب اور ان کے اتباع و انصار کی جانب سے کوئی تحریر یا مناظرے کا انتظام نہ ہوا تو اہل حق بھی رفع شروع فساد کے خیال سے بالکل خاموش و ساکت رہے۔ تا آنکہ سال جدید ۱۳۲۲ھ کا دور شروع ہوا۔ اور حسب دستور علمائے اہل سنت دور دراز سے تشریف لائے۔ قریب قریب پندرہ میں یوم قیام کیا، جا بجا پنے پرا شر اور فیض بخش مواعظ سے اہل بمبی کے دلوں کوتازہ اور منور فرمایا۔ گذشتہ سال کے واقعات اور حقانیت سنیت اور بطلان وہابیت سے بمبی کی پلک غیر معمولی طور پر متاثر ہو کر مائل بحق اور باطل سے تنفس ہو چکی تھی۔ کما یہی حالات میں جناب مولوی عبدالشکور صاحب بھی تشریف لائے۔ مگر اور علماء کی طرح اہل بمبی کے کسی جلسہ عشرہ میں انہیں متعین ہوتے ہوئے ہم نے انہیں دیکھا۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ امر جناب مدیر صاحب کے دل پر نہایت ناگوار گذرنا چاہئے تھا اور گذر اُن کی ابتدائی تشریف اوری سے اختتام عشرہ تک جب کہ بہت سے علمائے کرام نے اپنی اپنی قیام گاہ پر مراجعت فرمائی۔ کوئی تذکرہ، کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی۔ اب لامحالہ مدیر صاحب کی روائگی بھی قریب آئی۔ چونکہ صحیح و اشتبہ کے ساتھ روانہ ہو جانا ان کی طینت سے بعيد تھا۔ اور کمپرسی کی خفت مٹانی بھی منظور تھی۔ لہذا با ضرورت اور بدون وجہ و جیہہ خواہ مخواہ جھگڑے کی ایک صورت قائم کر دی۔ وہ یہ کہ اس فقیر کے نام پر ایک چھٹی لکھی جس کو ہم بعض لہ نقل کرتے ہیں وہ یہ ہے۔

خطاول (منجانب دیوبندیہ)

حاماً و مصلياً

بسم الله الرحمن الرحيم

اما بعد! خاکسار عبدالعزیز کی طرف سے حافظ عبدالجید صاحب دہوی کی خدمت میں بعد ما ہوا المسنون عرض ہے کہ سال گذشتہ میں جو اشتہار بازی آپ کی طرف سے ہوئی تھی ہم نے اس کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ حضرت مولینا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی مدیر "المجم" عم فضلہ ہم بھی بمبی میں تشریف لائے اور ان کے متعدد وعظ ہوئے۔ مگر انہوں نے بھی اپنے عظموں میں نہ اس اشتہار بازی کا کچھ ذکر کیا نہ اس تازہ مناظرہ کا تذکرہ فرمایا جو لکھنؤ میں آپ کے مولوی صاحبان اور جناب مددوح سے ہوا۔ جس

میں ایسی نمایاں بُنگست آپ کے مولوی صاحبان کو ہوئی کہ لکھنؤ کا بچہ پچھا اُس سے واقف ہے۔ انہیاً یہ کہ مناظرہ میں آپ کے مناظر صاحب سے تحریر بھی لے لی گی۔ اس مناظرہ کی رواداً مکمل تیار ہے۔ جس میں آپ کے مناظر کی دخطلی تحریر اور صدر جلسہ کی صدقیت بھی ہے۔ لیکن ہم نے اس کو بھی شائع نہ کیا۔ کیونکہ ہم اس قسم کے اشتہارات کو پھیلانا نہیں چاہتے۔ گرباً وجود ہماری اس قدر طرح ہی کہ آپ لوگ باز نہیں آتے۔ اور آپ لوگوں کی تکفیر و توبیہ کا دائرہ روز بروز سعی ہوتا جاتا ہے۔ گذشتہ سال کے فرسودہ اشتہارات پھر اس وقت آپ نے جابجا تقسیم و چسپاں کئے۔ آج مولوی عبدالواحد صاحب چشتی ہفت زبان متحراوی سے ماہم میں ان اشتہارات کے تقسیم پر آپ سے بہت طویل گفتگو بھی ہوئی۔

لہذا اب اتمام جھٹ کیلئے آپ کو لکھا جاتا ہے کہ ان روز روز کے جھگڑوں سے اور مناخین کو مسحک کا موقع دینے سے کیا فائدہ۔ اگر واقعی آپ لوگوں میں حقانیت ہے اور ہم کو پہنچ مناظرہ آپ نے سچائی کے ساتھ دیا ہے تو یہ موقع بہت اچھا ہے۔ علیحداً میر "النجم" بھی سبکی میں رونق افروز ہیں اور آپ کے مولوی صاحبان کی بھی پوری جماعت موجود ہے۔ جن میں وہ لوگ بھی ہیں جو لکھنؤ کے مناظرے میں شریک ہو کر اپنے فریق کی ناگفته بُنگست کا مشاہدہ کرچکے ہیں۔ ایک باقاعدہ علمی مناظرہ کردار بھی۔

موضوع مناظرہ بھی نہایت منحصر سهل الحصول ہے۔ آپ کے اشتہارات میں آیت من آیات اللہ حضرت مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی رحمہ اللہ کے وہابی نہ ہونے بلکہ فقیہہ وفا ہم ہونے کا اقرار موجود ہے۔ پس اب مناظرہ صرف اسی بات پر ہو گا کہ حضرت میر "النجم" کی کوئی بات آپ کے مولوی صاحبان حضرت مولانا عبدالحی صاحب کے خلاف دکھلادیں۔ اگر آپ کے علماء نے کوئی بات ایسی دکھادی تو حضرت میر "النجم" اسی مجمع میں اس بات سے رجوع کرنے کا اعلان فرمادیں گے۔ ورنہ آپ سب لوگوں کو ان کے وہابی کہنے سے توبہ کرنا پڑے گی۔ اس موضوع پر بحث کے بعد آگر آپ کے علماء چاہیں گے تو حضرت میر "النجم" ان کے مذہب کا خلاف اہل سنت و جماعت ہونا ثابت فرمادیں گے۔

حضرت مولانا میر "النجم" کا قیام سبکی میں یکشنبہ تک ہے۔ لہذا برائے عنایت منظوری نامنظوری سے آج ہی مطلع فرمائیں۔ اور در صورت منظوری ساتھ مقام بھی معین کر کے اطلاع دیں۔ اور انشا اللہ ہم لوگ وہیں حاضر ہو جائیں گے۔ اور آگر آپ مقام کی تجویز نہ کر سکیں تو پھر ہمارے محوzaہ مکان کا منظور کرنا آپ پر لازم ہو گا۔ تجویز مقام جو فریق کرے گا حفظ امن کی ذمہ داری بھی اُس کو لینی ہو گی۔ محفل مناظرہ کل ہی منعقد ہو گی۔ اور جب تک تصییر ہو گا حضرت مولانا میر "النجم" عم فیضہ سبکی میں قیام فرمائیں گے۔ اور یکشنبہ کو اپنی روانگی ملتی کر دیں گے۔

فقط جواب کا منتظر احرقر محمد عبدالعزیز عافاہ مولاہ ۱۶ محرم ۱۴۳۳ھ جمعہ

چونکہ اس چھٹی میں جوان زمام پر لگایا گیا تھا وہ محض بے اصل و بے بنیاد تھا۔ لہذا فوراً اُس کا جواب نہایت تہذیب کے ساتھ لکھ دیا گیا۔ چنانچہ اس کی نقل بھی درج ذیل ہے۔

جواب خط اول (منجانب الہلسنت)

۸۶۔ جناب عبدالعزیز صاحب بعد مواجب

آپ کا خط ملا جواب سنئے!

اس محرم الحرام ۱۴۲۲ھ کے پندرہ روز میں، نہ میں نے کوئی اشتہار چھاپا نہ چسپا کیا۔ مولوی عبدالواحد صاحب محتراوی سے گفتگو بجاے خود ایک موضوع پر تھی میں نہیں کہہ سکتا کہ دنیا بھر کی ٹھیکیداری آپ نے کہاں سے لے لی۔

یہ بائی کڑھی کا ابال جوسال بھر بعد پیدا ہوا اور وہ بھی عین اس وقت جب کہ ہمارے پیشتر علمائے کرام واپس تشریف لے جا چکے اور خود آپ کے مدیر صاحب ”النجم“ دوروز بعد جانے کیلئے پابہ رکاب ہیں۔ آپ کا چیخ قبول کرنا اس روشن پرداں ہے جو ہمیشہ آپ کی جماعت کا وظیرہ رہا ہے۔ پھر قبولیت مناظرہ کا خط آپ کی جانب سے؟

نہ آپ عالم، نہ آپ اس کے اہل، عامتہ الناس کیا خواص تک آپ سے ناقف۔ ایسا غیر معروف شخص اس کا مستحق نہیں ہے کہ مناظرے کیلئے اس سے خط و کتاب کی جائے۔

جب مدیر ”النجم“ جناب مولوی عبدالشکو صاحب بذات خود موجود ہیں تو ان کی دستخط یا کسی اپنے مسلمه جماعت کی طرف سے چھپی بھیج کر اس معاملہ کو طے کجئے۔

با آنکہ ہمارے اکثر علمائے کرام تشریف لے جا چکے پھر بھی ہم ہر وقت احراق حق کیلئے مناظرہ کرنے کو آمادہ و مستعد ہیں۔ فقط عبدالجید ۱۴۲۲م ۱۴۲۲ھ

چونکہ ان کی جانب سے چھپی کی رسید مجھ سے سختخط لگی تھی لہذا میں نے بھی اپنے اس خط کی رسید عبدالعزیز صاحب سے سختخط کے ساتھ طلب کی۔ انہوں نے سختخط دینے سے انکار کیا (چنانچہ اس واقعہ سے مدن پورہ کے بہت سے لوگ واقف ہیں) تو ہم نے اس خط کی رجسٹری کر دی۔ چنانچہ رجسٹر نمبر ۲۸ رکی رسید موجود ہے۔

اس کے بعد فریق مقابل نے شرارۃ کو طول دیا۔ اور پھر ایک خط ہم کو بھیجا گیا جس کی نقل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَطْ دُوم (منجانب دیوبندیہ) حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا

۱۹ محرم ۱۴۲۲ھ ایام دوشنبہ

اما بعد خاکسار عبدالعزیز کی طرف سے جناب عبدالجید صاحب کو بعد ماہ المسنون واضح ہو کہ آج چار روز کے بعد آپ کا جواب ملا۔ اور اس میں بھی سوا حیله حوالہ کے کچھ نہیں۔ حتیٰ کہ تسمیہ و تحریکی نہ اراد۔ اتنی دیر آپ نے جس خیال سے کی افسوس کہ آپ کی وہ آرزو بھی خدا نے پوری نہ کی۔ غالباً جناب حضرت مولانا مدیر ”النجم“ ابھی بمبئی میں موجود ہیں اور مسلمانان بمبئی نے کل

کیلے بھی ان کو روک لیا ہے۔ خط کے آخر میں یہ بات آپ کے قلم سے اچھی نگل گئی کہ ہم ہر وقت احراق حق کیلے مناظرہ کرنے کو آمادہ و مستعد ہیں۔ جزاک اللہ۔

لہذا اب آپ کو یہ فیصلہ کرن اطلاع دی جاتی ہے کہ کل بروز شنبہ ۲۰ محرم ۱۴۳۷ھ ٹھیک ۸ ربیع بمبی ٹام باقر حسین عبد اللہ زری والے کے مکان واقع نیا قاضی محلہ حاجی عطاء اللہ سیٹھ کی چال میں دوسرے مالے پر اپنے مولوی صاحبان کو لے کر آجائیے۔ انشار اللہ تعالیٰ دو گھنٹے میں قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔

آپ مطمئن رہیں میں مباحثہ نہ کروں گا بلکہ آپ کے مولوی صاحبان سے خود جناب مدیر "النجم" نے مخاطبہ منظور فرمایا ہے۔ موضوع بحث آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ حکم کیلئے آپ ضروری تجویزیں تو جناب مولیانا مولوی عبد المعمم صاحب خطیب جامع بمبی کو ہم نے تجویز کیا ہے۔ جن کے سنی ہونے میں شاید کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہو۔ ہم اب جواب کا انتظار نہ کریں گے۔ نہ کوئی جواب اس کا ہم سننا چاہتے ہیں۔ کل مقام موعود میں انشار اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے مولوی صاحبان کا انتظار کریں گے۔ وحسینا اللہ و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم۔

عبدالعزیز عافا ہ مولہ

چونکہ اس خط میں انھوں نے بغیر ہمارے مشورے اور قبولیت کے آپ ہی مناظرے کی تاریخ وقت دن اور مکان اور حکم تجویز کر لیا۔ جس سے ہم کو بوجہات قویہ اس کے تعلیم میں تردھا۔

اولاً: یہ کہ ہمارا نشر تھا کہ مناظرہ جمیع عام اور سیچ فضائیں ہو۔

دوم: یہ کہ مولوی عبدالشکور صاحب اپنے سخنخط سے ہمیں یقین دلائیں کہ وہ خود مناظرہ کوتیار ہیں اور آخر تک ثابت قدم رہیں گے۔ چونکہ ان کی عادت جلی ہے کہ مناظرہ ناتمام چھوڑ کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ جس پر وہ مناظرہ کچھوچھہ شریف اور موضع انجھاری ضلع حسن پور مناظرہ سلطان پور مناظرہ چکمنڈی لکھنؤ شاہد ہیں۔

سوم: یہ کہ ہمارے علماء کا مجتمع بھی منتشر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے ان کی تشریف آوری کیلئے تاریخی روانہ کر دیئے تھے۔ چنانچہ ان کے جوابات اس مضمون کے کہ ہم آنے کوتیار ہیں ہمارے پاس موجود ہیں۔

چہارم: یہ کہ کوئی حکم ہماری جانب سے منظور نہیں ہوا تھا۔ لہذا ہم نے اس خط کا جواب یہ کہا جس کی نقل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحيم جواب خط دوم (منجانب الہسنست) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب عبدالعزیز صاحب بعد ما ہوا المسنون آنکہ آپ کا جواب ملا۔ مگر میں پہلے ہی آپ کو لکھ چکا ہوں کہ آپ کوئی مناظر نہیں۔ نہ مولوی، نہ کسی جماعت کے باقاعدہ نمائندہ ہیں۔ جب تک آپ کے مولوی صاحب مدیر "النجم" خود سخنخطی تحریر نہ بھیجیں گے، ہم اس وقت تک نہ مبحث مقرر کر سکتے ہیں نہ مقام مناظرہ، نہ شرائط مناظرہ۔ آپ سے اور مناظرہ سے کیا تعلق؟ جب

کہ آپ خط تک لینے میں پس و پیش کرتے ہیں۔ اور ہم کو مجبوراً جھٹری کرنی پڑتی ہے۔ اور جواب تاخیر سے پہنچتا ہے۔ ہم آپ سے آئندہ جواب سوال نہیں کرنا چاہتے۔ جب کہ خود مدیر صاحب موجود ہیں تو ان کے ہاتھوں میں کیا مہندی لگی ہوئی ہے جو آپ جیسے لوگوں کی آڑ میں چھپے ہوئے ہیں۔ آئیں میدان میں اور لکھیں تحریر پھر مبحث اور مقام اور حکم سب طے ہو جائیں گے۔ آپ نے تو خود کوزہ و خود کوزہ گروخ دلگل کوزہ کا مضمون کیا۔ خود مبحث مقرر کی، خود حکم ٹھہرایا، خود مقام بھی طے کیا، خود ہی تاسیع۔ خدا کا افضل ہے۔ بھی میں مسلمان زیادہ ہیں، مسجدیں وسیع ہیں۔ مناظرہ جب ہو گا عام ہوگا۔ گفتگو کی صدر وسیع مقام پر ہوگی۔ اور فیصلہ کن طریقے پر ہوگی۔ یہ نہ ہوگا کہ مدیر صاحب مناظرہ کو ناتمام چھوڑ کر روچکر ہو جائیں۔ مدیر صاحب جلد بر قع اُتاریں اور مہندی کے ہاتھ صاف کر کے میدان تحریر میں قدم رکھیں ورنہ آپ سوال جواب کی تکلیف نہ اٹھائیں جیسا ہم پچھلے سال کے اشتہاروں میں گذشتہ خط میں بھی لکھ چکے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اپنی ہر تحریر میں مدیر صاحب کو مناطب کیا۔ پھر آپ کیوں سامنے آتے ہیں؟ مدیر صاحب کو بھی سامنے کیجئے۔ آئندہ جو جواب بھیجا جھٹری کر کے ہم کو بھیجو۔ کیونکہ تمہارے قاصد بد تہذیب ہیں۔ عبدالجیز نقلم خود۔ مورخہ ۱۹ محرم الحرام۔

اس خط کے بعد ”کھلی دغا بازی مدیر“ [۲۲۳] یہ ہوئی کہ انھوں نے عوام کو اہل حق کے جوابی خطوط کی غلط فہمائش شروع کی۔ کسی سے کہہ دیا کہ ہم سے معافی مانگی گئی۔ اور کسی سے کہا کہ آٹھ سے دس تک یہاں مناظرہ کیلئے آنے کا وعدہ کیا ہے۔ کہیں اپنے قاصدوں سے ہم کو راہ میں گالیاں دلوائیں۔ جس کو ہم نے دفع شرکی غرض سے ہر طرح نظر انداز کر دیا۔ اب ہمارے اس خط کے بعد مدیر صاحب اور ان کے اتباع کو یقین ہو گیا کہ اب یہ لوگ مولوی عبدالشکور صاحب سے ضروری دستخط لیں گے۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بہت جلد علمائے اہل سنت آئیں گے۔ پھر بھر مناظرہ مفرنہ ہوگا۔ لہذا کیہیں میں گڑ پھوڑ لیا اور اس مختصر جملے کے بعد روانگی کی ٹھہر ادی۔ اور —

”آخر وہ فرار ہو گئے“ [۲۲۴]

اور ہمیں اس انتظار میں چھوڑا کہ دیکھئے کب شرائط مناظرہ مقام اور حکم پر اتفاق رائے فریقین ہوتا ہے۔
حضرات!

آپ غور فرماسکتے ہیں کہ احراق حق کے علمبردار اور علمی حقائق پر تبصرہ کرنے والوں کی یہی شکل ہوتی ہے کہ سلسلہ خط و کتابت کی ابتدا اپنی جانب سے کر کے بلا فیصلہ و آخری نتیجہ کے روچکر ہو گئے۔ ایسے علمی مناظرہ اور منہجی تحقیق میں نہایت ضروری تھا کہ شہر کے سوا اور یہ ونجات کے علماء اور طلبہ شریک ہوتے۔ بخلاف اس کے علمائے بھی کی مقدار ہستیوں (جیسے مولوی محمد سلیم صاحب مولانا طفیل احمد صاحب مولوی ریاض النور صاحب مفتی مولوی محمد یوسف صاحب مولوی سعد اللہ صاحب مولوی سیف الدین صاحب وغیرہم) کو بھی کانوں کا انخبر نہ ہوئی۔ کیا مناظر کی یہی شان ہوا کرتی ہے؟ جب مدیر صاحب روانہ ہو

چکے تو ان کے اتباع و انصار نے شور مچانا شروع کیا کہ ”قاضی محلہ میں مناظرہ تھا مگر سُتّی عُلماء نہیں آئے“۔
مسلمانو! اس سفید جھوٹ کا کیا علاج کیا اُن میں سے کوئی شخص ہمارے سئی علماء کی کوئی تحریر ایسی پیش کر سکتا ہے کہ
جس میں تاریخ و حکم و تین مکان کی منظوری ہو؟ ہرگز نہیں!۔
پس ایسی حالت میں قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق بجز اس کے کہ لعنة الله علی الکاذبین کہا جائے اور کیا ہو
سکتا ہے؟

بعد اس کے ان کے اتباع اور ذریت نے اور بھی پاؤں پھیلائے وہ یہ کہ ایک رسالہ بعنوان ”وہابی گروہ کا مناظرہ سے
فرار“ شائع کیا۔ وہ درحقیقت عبدالعزیز کے پردے میں نامنہاد انجمن اہل سنت و جماعت سُبُّی (برادران اسلام یہ وہ انجمن ہے
جس کا سُنگ بنیاد مولوی عبدالشکور صاحب نے رکھا ہے۔ اور باطنی طور پر اس کا منتشر اصلی یہی ہے کہ اس میں سادہ لوح عموم کو شامل
کر کے وہاپتیت اور خبدیت دھرم کی تبلیغ کی جائے) کا فساد اُنگیز و فتنہ خیز سلسلہ اشتہار بازی کا پیش نیمہ ہے۔
اجمن مذکور سال گذشتہ مختلف رواض کا بر قع اور ڈھکر سامنے آئی تھی۔ لیکن اس بر قع نشین جماعت نے جماعتِ حق
اہل سنت و جماعت کے درمیان فتنہ ساز روایا اختیار کرنے کا یہڑہ اٹھایا ہے۔

سال گذشتہ اس کے اشتہارات میں ہمارے علمائے کرام کے نام چھپے کہ انہوں نے مباحثہ کا وعدہ کیا اور نہیں آئے۔
با آنکہ ہمارے علمائے کرام کو کسی مباحثے و مناظرے کی خبر نہ تھی۔

اس سال بھی اس قسم کی فتنہ گری کا راستہ کھولنے پر کمر باندھی۔ اور عبدالعزیز کے نام سے خط بھیجا۔ جس سے ظاہر تھا
کہ ہمارا سال گذشتہ کا پیش کیا ہوا چیلنج آج منظور کیا جا رہا ہے۔ جواباً لکھ دیا گیا کہ مناظرہ صاحب خود میدان میں آئیں۔ مناظر
صاحب کے رُخ سے عبدالعزیز کا بر قع اُٹھے یا کم از کم وہ ایک شخصیت کے بر قع کی جگہ جماعت کا بر قع اور ڈھکر کسی باضابطہ
اجمن سُبُّی کی طرف سے نمودار ہوں۔ یعنی اپنی خانہ ساز انجمن اہل سنت و جماعت کے نام سے جو عبدالعزیز کے چھپے کام کر رہی
ہے سامنے آئے۔ ظاہر ہے کہ مناظرہ کوئی معمولی کام نہیں ہے اور اس کی ذمہ داری کسی اہم شخص یا جماعت پر ہونی لازمی ہے۔
ع: ”خوئے بدرابہانہ بسیار“ ان کوئے مناظرہ مقصود ہے، نہ مباحثہ بے موقع بے محل خط و کتاب کر کے وہ محض اپنی اشتہار بازی
کیلئے مواد اکٹھا کرنا ضروری جانتے ہیں اور بس۔

اگر ان کو مناظرہ کرنا ہوتا تو سال ماسبق میں جب حضرت قبلہ مولینا قاری حافظ نثار احمد صاحب مفتی اعظم آگرہ و کانپور
کی طرف سے ربع الاول شریف کی ۱۲ اس تاریخ کو چیلنج دیا گیا تو ان کے مقامی فتنہ گر مولوی صاحبان میں سے (با وجود ایک جماعت
کے جانے اور بلا نے کے) ایک بھی نہ آیا۔ واقعہ یہ ہے کہ:

سبُّی میں سال گذشتہ سے جب سے اس انجمن نے مختلف ناموں کے پردے میں اشتہار بازی کا سلسلہ جاری کیا
ہے تو صرف میں نے اعلان کلمۃ الحق کیلئے اس میدان میں کمرہ مت باندھی۔ اور جواب دینے کو مستعد ہوا۔ مقامی علمائے کرام

اہل سنت جانتے ہیں کہ وہایہ دیوبندیہ جنہوں نے اب نقشبندی و مجددی اپنے آپ کو لکھنا شروع کر دیا ہے ہمیشہ ایسے وقت پر خطا و کتابت کرتے ہیں جب فریق ثانی کو سوچنے اور جواب دینے کا موقع بھی نہ مل سکے اور پھر اگر وہ مناظرہ میں پھنس بھی گئے تو کسی نہ کسی بہانے سے مناظرہ چھوڑ کر بھاگ جانا اور اپنے فرار کو علمائے اہل حق کا فرار بتانا ان کا روزمرہ کا کھیل ہے۔ ہمارے علمائے کرام مقیم سبھی تو ہمیشہ ہمیں اس اشتہار بازی سے بھی روکتے ہی رہے۔ مگر اتمام حجت کیلئے کولسے محلہ کے میمن حضرات نے حضرت مولیانا شاراحد صاحب مదوح الصدر کو اس پر آمادہ کر لیا تھا کہ وہ ”دروغ گورا تابر روازہ“ کی مثل کے مصدق ایک بار پھر فتنہ نگذیزوں کا منہ بند کر دیں۔ اس وقت کوئی سامنے نہ آیا۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے مناظر مدیر ”النجم“ مولوی عبدالشکور صاحب حقیقتاً احقاق حق کیلئے مستعد ہیں آپ کی انجمن اہل سنت و جماعت سبھی کو اس بامی جنگ اور فتنہ سے بچانا چاہتی ہے تو انہم اپنی طرف سے اعلان کرے کہ مسائل متنازعہ مابین اہل دیوبند و ارباب سنت و جماعت پر مولوی عبدالشکور صاحب مناظرہ کریں گے۔ اگر وہ شخصی طور پر مناظرہ کریں تو شخصی ہی سبھی۔ مگر ان کی ہار جیت تمام طبقہ وہایہ دیوبندیہ کی ہار جیت سمجھی جائیگی۔ اس صورت میں ہم چیخ دیتے ہیں کہ آئندہ ریج الاول شریف کے موقع پر اس شان کا مناظرہ کیا جا سکتا ہے۔ مناظرہ کی جگہ مناظرے کا انتظام وقت و حکم سب ہماری طرف سے مقرر ہو سکتا ہے۔

مردوں کے سامنے آئیے۔ پاہ رکاب بیٹھ کر سال بھر بعد دعوت مناظرہ قبول کرنا اور پھر غیر ذمہ دار کے نام سے اس کا تقریب آپ کے بھاگ جانے کیلئے ضرور مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن حقیقتاً مناظرہ کی صورت نہیں ہے، ”ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گوئے“ مولوی عبدالشکور صاحب ہوں یا اور کوئی دیوبندی وہایہ سب کو علی روؤس الاشہاد دعوت مناظرہ پیش کرتے ہیں۔ بارہ ریج الاول سے قریب تاریخ مقرر کریں۔ اس پر مناظرہ کیا جا سکتا ہے۔ شرط صرف ایک ہے کہ آپ کے مناظر بالذات یا آپ کی انجمن سامنے آئے اور غیر معروف شخصیت کا بر قع اُتار کر پھینک دے۔

برادران اسلام! مذکورہ بالا تحریر کے جواب کی ضرورت ہی نہیں جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت کا ہمیشہ سے دروغ بافی و ڈھکو سلے سازی کا وظیر ہر ہا ہے۔ فریق ثانی نے جو ہمارے خطوط شائع کے خوب ہوا کہ اس سے ناظرین کو یہ پتہ لگ سکتا ہے کہ ان خطوط میں کسی جگہ یہ نہیں مرقوم ہے کہ فلاں روز کیلئے ہم نے تاریخ مناظرہ و حکم و مقام تسلیم کر لیا ہے۔ جیسا کہ مدیر صاحب نے اپنے وعظ میں کھلم کھلا غلط بیان کیا۔ اس لئے کہ ہمارے نزدیک ایسے معتبر اشخاص کی (جنہوں نے مدیر صاحب سے ان کلمات کو سنا) شہادتیں موجود ہیں ناظرین کرام تھوڑی درکیلے ہم آپ کی توجہ اس تازہ ترین واقعہ کی طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں جو مولوی عبدالشکور صاحب اور ان کے بعض اتباع کے ظہور پذیر ہوا جو انہیں کے زمرة معتقدین میں سے بعض ایسے خالص دوست و ہوا خواہ (جو ان کے حق میں کریم و شفیق ہیں) کے اقرار سے ایک مجمع عام میں پائے ثبوت و سخت و پہنچ چکا ہے۔ جس سے مدیر صاحب کے علم و بنیع تحقیق کا بخوبی پتہ لگتا ہے۔ ساتھ ہی بمصدق اکیل عمل علی شاکلته دیوبندیت بھی متشرع ہوتی ہے وہ یہ کہ چرنی روڈ کے قریب ایک زردوز صاحب نے نئی دوکان کی افتتاح کی تقریب میں جناب مولیانا

مولوی حافظ عبدالسیع صاحب کے وعظ کا اہتمام کیا تھا۔ چنانچہ مولینا نے بدھ کی شب کو اپنے بیانات اور پُرا شر ارشادات سے حاضرین کو نہایت محظوظ فرمایا۔ چونکہ اس جلسہ میں مولانا کا مقصد اصلی حضور سرورد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فضائل تھا۔ لہذا ان اعلیٰ کمالات فضیلتوں کا ذکر فرمایا جس سے سُننے والوں کا ایمان تازہ ہوا۔ ازاں جملہ ایک فضیلت یہ بھی بیان کی گئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و بر اشریف کے متعلق علمائے کرام اہل سنت نے حکم طہارت صادر فرمایا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ جنہوں نے حضور کا بول اطہر نوش کر لیا ہے انہیں حضور والانے مرشدہ صحت و عافیت و بشارت امام عذاب آخرت سے سرفراز فرمایا۔ اور اس کے متعلق چند واقعات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو بر و ایات صحیحہ کتب محدثین و محققین میں مرقوم ہیں مفصلًا بیان کیں۔ ان مدیر صاحب کے بعض کوتاہ فہم ملنے والوں کو موقع ہاتھ آیا، اس واقعے کو مدیر صاحب کے سامنے بیان کیا۔ انہوں نے اور ان کے بعض اتباع نے سُننے ہی کہہ دیا کہ ایسا بیان کرنے والا کوئی جاہل ہے۔ اور یہ واقعہ بالکل غلط ہے۔ سائل نے ان سے یہ سن کر مولینا عبدالسیع صاحب کے ملنے والوں سے کہا کہ مولوی عبدالشکور صاحب نے اس واقعہ کے متعلق یوں کہا ہے۔ لہذا ہم مولوی عبدالسیع صاحب سے ان کے قول کی سند چاہتے ہیں۔

عبدالکریم خاں صاحب نے خط اول دینے کے بعد مجھ سے بھی بڑی تیزی سے یہ بیان کیا میں نے جواب دیا کہ حضرت کی خادمہ سے اس قسم کا واقعہ منقول ہے۔ پھر عبدالکریم خاں نے میرا جواب بھی مولوی عبدالشکور صاحب کو سنایا۔ اُس کے جواب میں مدیر صاحب نے کہا کہ خادمہ کے متعلق بھی غلط ہے۔ ہفت عشرہ کے بعد جب کہ مولوی عبدالسیع صاحب سورت سے واپس تشریف لائے تو مولوی عبدالشکور صاحب کے معتقدین نے پھر شور مچایا اور ایک جمع میں جہاں مولوی عبدالسیع صاحب بھی تشریف فرماتھے بیان کیا کہ مولوی عبدالشکور و مولوی عبدالغفور ہر دو صاحبان اس واقعے کو بالکل غلط بتلاتے ہیں۔ لہذا ہم مولوی عبدالسیع صاحب سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ ان واقعات کو کتابوں کے حوالے سے ثابت کر دیں۔ اس پر مولینا موصوف نے ”خصالص کبریٰ“ و ”مدارج النبوة“ و ”شفا قاضی عیاض“ وغیرہ کتب معتبرہ کے نام تحریر کر دیئے۔ ان میں سے تین اشخاص ان کتابوں کی تلاش میں چلے تو مولوی دین محمد صاحب کی دوکان پر جا کر صورت واقعہ کو بیان کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے بھر دسنے کے فرمایا کہ واقعہ صحیح ہے اور کتب صحیحہ میں منقول ہے اور خصالص کبریٰ زکالی اور ان میں سے دور و ایتیں پڑھ کر سنادیں۔ اور یہ فیصلہ حقانی سنا دیا کہ مولوی عبدالشکور و مولوی عبدالغفور صاحبان کی سخت غلطی ہے کہ ایسے مستند واقعات کو غلط کہتے ہیں۔ یہ واقعہ بروز جمعہ تاریخ ۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ کا ہے۔

اب ہم مدیر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ حضور کے وہ فضائل و کمالات جو آپ کے احاطہ عقل و علم میں نہ آئیں ان کے قوع و ظہور کا انکار کرنا یا ان کے تسلیم سے منحرف ہونا حضور رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر گستاخی ہے۔ شاید یہ شیوه اپنے بڑے بھائیوں یا اکابر سے اخذ کیا ہے۔ کیا مولوی عبدالحی صاحب کا یہی مسلک تھا؟ (حاشا و کلا) آئی بر تے پران کے خلف بننے کا دعویٰ ہے؟

الحاصل اس رسالے کی تحریر ان کی خفت فرار کی ایک تحریر ہے اور اس کے جواب مستقل و تردید کامل کی حاجت نہیں۔ اس لئے کہ خطوط کے جواب تو ہمارے خطوط میں کافی ووائی ہیں۔ باقی مضمون بے سروپا ہے۔ بجز افترا و کذب و حیلہ سازی اور کچھ نہیں۔ لہذا وہ قابل التفات ہی نہیں۔ اس لئے ہم بالفعل اسی مختصر تردید پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور پھر آگاہ کرتے ہیں کہ پندرہ روز پیشتر اطلاع کے بجائے ہم نے ایک ماہ پیشتر اطلاع دے دی ہے کہ ماہ ربیع الاول شریف میں بعد از عید شریف میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قربی تاریخوں میں جلسہ مناظرہ معین ہو۔ مگر اسی شرط کے ساتھ کہ مدیر صاحب کی دستخط تحریر بھیج دی جائے۔ و الlassاری لا فرزی ناقابل التفات تصور کی جائے گی اس لئے کہ مدیر صاحب کی ہمیشہ سے یہ چالبازی رہی ہے کہ بغیر دستخط کے مناظرے میں سینوں کے رو بروآ کر بلکہ فصلہ و آخری نتیجہ کے رخصت، ہو جاتے ہیں۔ تقاضا کرنے پر جواب دیا جاتا ہے کہ میں نے مناظرہ کا قرار نہیں کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

حافظ عبدالجید دہلوی عفی عنہ سورتی محلہ طاہر منزل پوسٹ نمبر ۸۷۳۶

تاکید:

پھر تماکید کہا جاتا ہے کہ مولوی عبدالشکور صاحب اپنی پوری طاقت جمع کر کے سامنے آئیں اور دیوبند سے لے کر نجد تک وہابیوں کے بڑے سے بڑے مبلغ اور داعی کو اپنی اعانت کیلئے بلا لیں۔ کہ کمزوری ظاہر ہونے پر اس عذر کا موقع نہ رہے کہ اگر فالا شخص ہوتا تو شاید کچھ ہماری بگڑی بناسکتا۔ مگر میں کہہ دیتا ہوں کہ وہابی دھرم میں اتنا دم نہیں ہے کہ ایڈیٹر صاحب اور ان کے سارے بڑے چھوٹے مل کر عقائد دیوبندیہ کے صحیح اور اسلام ہونے کا ثبوت دے سکیں۔ شعر۔

چھوڑ دواب ناز و غزرے آڑ غیروں کی نلو سامنے شیروں کے آدمیتیان ہو جائے گا

۷۸۶/۹۲

الحمد لله

مولوی عبدالشکور ایڈیٹر ”النجم“ کا کوروی مبلغ وہابیہ دیوبندیہ کا
روشن واضح بین تازہ فرار

ایڈیٹر صاحب نے اپنے ذنب حکیم سران الدین صاحب کے نام ضمیم اخبار ”رسالت“ سمبئی میں ایک مضمون چھپوا یا تھا۔ جس میں متولین بارگاہ عالیہ رضویہ سے اس فتوائے مبارکہ کی صحت کا ثبوت مانگا تھا جو آستانہ عالیہ قدسیہ رضویہ سے ایڈیٹر صاحب کی

وہابیت پر صادر ہوا تھا۔ ہم نے اللہ و رسول جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر توکل اور بھروسہ کر کے ایڈیٹر صاحب کو چیخ کر دیا کہ اگر آپ بات کے پکے قول کے سچے ہیں تو اس فتویٰ کی صحت پر ہم سے مناظرہ پر آمادہ ہو جائیں۔ ہم بعوہ تعالیٰ اس فتویٰ مبارکہ کے مطابق ثابت کرنے کیلئے تیار ہیں کہ ایڈیٹر صاحب نہ سنبھال سکے ہے بلکہ پکے وہابی، کھلے دیوبندی اور منشک فی کفر و عذابہ فقد کفر کے مصدق ہیں۔ آپ اگر کچھ بھی حیا غیرت رکھتے ہوں تو بغیر اس فتویٰ کی حقانیت پر مناظرہ کئے ہوئے ہرگز ہرگز بمبی سے نہ جائیں۔ اس خط کے پہنچنے کے بعد سے ایڈیٹر جی کو تین روز کی مہلت ہے۔ اگر اس مدت میں ایڈیٹر جی کی خاموشی نہ ٹوٹی تو یہ ایڈیٹر صاحب کا بین واضح روشن فرار ہوگا۔ الحمد للہ یہ خط ہمارا ۱۶ ربیع الآخر شریف ۱۴۲۲ھ کو ایڈیٹر صاحب کے پاس بذریعہ داک اور ۸ ربیع الآخر کوستی پہنچ گیا۔ سختی رسیداً س کی ہمارے پاس آگئی۔ جو ۱۶ ربیع الآخر شریف کے ”رسالت“ میں بھی شائع ہو گیا۔ تین روز کی جگہ ایڈیٹر صاحب پر آٹھ روز گزر گئے مگر ایڈیٹر صاحب کا قفل خاموشی نہ ٹوٹا۔ مسلمان بھائیو! تمہیں اہل سنت کی نئی فتح، شاندار اور مبلغ وہابی ایڈیٹر ”النجم“ کا تازہ فرار مبارک۔

بمبی کے سبھائیو! اب تو آپ پر کھل گیا ہایا بیوں دیوبندیوں کی ہمت جرأت حیا غیرت کی لکنی حقیقت ہے۔ اگرچہ ایڈیٹر صاحب کا فرار روشن ہو گیا مگر ہم پھر مہلت اور بڑھائے دیتے ہیں کہ جس وقت آپ کو ہمت ہو ہمارے سامنے آئیں۔ خود عاجز ہوں تو کسی بڑے سے بڑے وہابی دیوبندی کو بھی اپنی مشکل کشاںی کیلئے ساتھ لے لائیں۔ مگر حاشا! لا یستطيعون نصر کم ولا انفسهم ینصرُون وَ ان تدعوهُمَّ الْهَدَى لَا یسمعوا وَ تَرْهِمَ ينظرون الیک ہم لا یصرون اللہ اکبر علی من عتاد تکبر۔ اللہ اکبر خربت خیر۔ وَ اللہ الحمد۔ جاء الحق وَ زَهَقَ الباطل ان الباطل کان زھوقا والحمد للہ رب العلیین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ وَ قَاسِمَ رِزْقَہ وَ أَلَهُ وَ صَحْبَہ اجمعین۔

۱۶ ربیع الآخر شریف ۱۴۲۲ھ روز چہارشنبہ

فقیر ابوالفتح عبید الرضا مُحَمَّد حَمْرَشْت عَسْلِی قادری رضوی لکھنؤی غفرلہ

مفتي جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام اہل سنت و جماعت بریلی شریف

الحال وارد:

بمبی پوسٹ نمبر ۹ پیش مینارہ مسجد آس کریم ہول

نزد شیخ امام علی صاحب قادری رضوی عظیٰ زید مجدد

مطبوعہ جہاں گیر علوی پر لیں فارس روڈ بمبی نمبر ۸